FOR IMMEDIATE RELEASE

اے ایس- 252- 2007

29 اکتوبر 2007ء

ایشین ہیومن رائٹس کمیشن کی جانب سے جاری کردہ بیان

پاکستان: مس بےنظیر بھٹو اپنے جلسوں میں آتشیں اسلحہ کے مظاہرے سے گریز کریں

سابق وزیراعظم اور پاکستان پیپلز پارٹی کی چیئرپرسن مس بےنظیر بھٹو اپنی سات سالہ خود ساختہ جلاوطنی سے پاکستان واپسی کے بعد اپنی انتخابی مہم کے سلسلے میں بڑے جلسوں اور استقبالیہ تقریبات سے خطاب کر رہی ہیں۔ ان جلسوں میں مسلح افراد بڑی تعداد میں موجود ہوتے ہیں جو اپنے ہتھیار چھپانے کی کوشش بھی نہیں کرتے۔

18 اکتوبر کو مس بےنظیر بھٹو کے استقبال کے دوران دو بم دھماکوں سے 143 افراد ہلاک اور دیگر بےشمار لوگ زخمی ہو گئے تھے جس کا واحد سبب تحفظ فراہم کرنے میں حکومت کی نااہلی تھا۔ اس حقیقت کے باوجود کہ اس واقعے کو کئی دن گزر چکے ہیں حکومت ملزمان کو گرفتار کرنے میں ناکام رہی ہے۔ جنرل مشرف کی حکومت مس بےنظیر کے جلوس پر بم حملے کے سلسلے میں کوئی موثر کارروائی بھی نہیں کر سکی۔ حکومت مس بےنظیر کو سیکورٹی فراہم کرنے سے بھی **مسلسل** انکار کر رہی ہے جبکہ اس کے برخلاف حکمران اتحاد کے رہنما یہ کہہ کر مس بےنظیر پر نکتہ چینی کر رہے ہیں کہ انہوں نے عام انتخابات کیلئے پاکستان واپس آ کر حکومت کو مشکلات سے دوچار کر دیا ہے۔

مس بےنظیر بھٹو کی پاکستان پیپلز پارٹی نے جسے حکومت کی جانب سے تحفظ نہیں مل رہا ہے اپنی رہنما کی حفاظت کیلئے ''جاں نثاران بےنظیر'' کے نام سے ایک مسلح تنظیم تشکیل دینے کا فیصلہ کیا ہے۔ ''جاں نثاران بےنظیر'' کے رضاکار بندوقوں اور دیگر آتشیں اسلحہ سے پوری طرح لیس ہوتے ہیں اور وہ مس بےنظیر کی جانب سے مختلف علاقوں کے دورے کے دوران اسلحہ کا کھلے عام مظاہرہ کرتے ہیں۔

جلوسوں اور بڑے عوامی اجتماعات میں اسلحہ اور گولہ بارود کا یہ مظاہرہ دیگر گروپوں اور سیاسی جماعتوں کو بھی اپنے مسلح گروپ تشکیل دینے کیلئے اکسا رہا ہے اور ماضی میں کالعدم قرار دیئے جانے والے مسلح گروپ عام انتخابات سے قبل سیاسی جماعتوں میں شامل ہو رہے ہیں۔ اسلحہ کے کھلے عام مظاہرے کا سب سے زیادہ خطرناک پہلو یہ ہے کہ اس کی وجہ سے اس خیال کے ساتھ کہ اسلحہ طاقت کی علامت ہے ہتھیار حاصل کرنے کے سلسلے میں نوجوانوں کی حوصلہ افزائی ہوگی اور اس طرح سول سوسائٹی کا ڈھانچہ ہی تباہ ہو جائے گا۔

پاکستان ایک ایسا **ملک** ہے جہاں ماضی میں سینکڑوں انتہا پسند مسلح گروپ کام کر رہے تھے اور انہیں حکومت کا تحفظ حاصل تھا۔ ان گروپوں پر ملکی وسائل ہی نہیں بلکہ بین الاقوامی برادری کی جانب سے بھی بھاری رقم خرچ کی گئی اور اب حکومت کیلئے ان گروپوں کو کنٹرول

کرنا مشکل ثابت ہو رہا ہے۔ یہ گروپ اتنے طاقتور ہیں کہ پاکستان کی انتہائی طاقتور آرمی کے افسروں سمیت قانون نافذ کرنے والے اداروں کے اہلکاروں تک کو اغوا کر لیتے ہیں۔

ملک کی سب سے بڑی پارٹی کی جانب سے کھلے عام اسلحہ کے مظاہرے سے ایک ایسا ماحول پیدا ہو جائے گا جس میں اسلحہ کو حکومت کی غفلت کے واحد حل کے طور پر دیکھنا ضروری محسوس ہونے لگے گا۔ اس سے نہ صرف عدم رواداری کا ماحول جو پہلے ہی معاشرے میں موجود ہے مزید فروغ پائے گا بلکہ سیاسی عمل کے راستے میں بھی مزید رکاوٹیں پیدا ہوں گی۔

ایشین ہیومن رائٹس کمیشن پاکستان پیپلز پارٹی کی چیئر پرسن مس بے نظیر بھٹو سے اپیل کرتا ہے کہ وہ عام مقامات پر آتشیں اسلحہ کے مظاہرے سے گریز کریں۔ اے ایچ آر سی مس بھٹو سے یہ اپیل بھی کرتا ہے کہ وہ مفاہمت کے عمل کا آغاز کریں، رواداری کو فروغ دیں اور اس طرز عمل کو اپنانے کے بجائے جو انتہا پسند گروپ چاہتے ہیں معاشرے کو اسلحہ سے پاک کرنے اور قومی اتفاق رائے پیدا کرنے کیلئے سیاسی مذاکرات میں زیادہ گروپوں کو شامل کرنے کی کوشش کریں۔

اے ایچ آر سی مشرف حکومت پر زور دیتا ہے کہ وہ مس بھٹو جیسی اہم شخصیات اور دیگر سیاسی رہنماؤں کو تحفظ فراہم کرنے کی ذمے داری پوری کرے اور ملک میں انتہا پسندی کا مقابلہ کرنے کیلئے حوصلے کا مظاہرہ کرے۔

###

اے ایچ آر سی کے بارے میں: ایشین ہیومن رائٹس کمیشن ایک علاقائی غیر سرکاری ادارہ ہے جو ایشیا میں انسانی حقوق کی صورتحال پر نظر رکھتا اور رائے عامہ بیدار کرنے کی کوشش میں مصروف ہے۔ یہ گروپ جس کا صدر دفتر ہانگ کانگ میں واقع ہے 1984ء میں قائم ہوا تھا۔

###

Asian Human Rights Commission

19/F, Go-Up Commercial Building ,

998 Canton Road , Kowloon , Hongkong S.A.R.

Tel: +(852) - 2698-6339 Fax: +(852) - 2698-6367